ایشیا	۶۲۱، ۰۶، ۲۴، ۲ڈالر	۵۳ء۳۰فیصد
یورپ	۵۷۶، ۴۰، ۱۹ڈالر	۶۴ء۲فیصد
آسٹریلیا و ملحقہ جزائر	۱۹۸، ۷۸، ۲۳	ڈالر ۲۴ء۳فیصد

جریدہ "فیڈز" کی اطلاع کے مطابق ان امدادی رقوم کا سب سے اہم حصہ (خصوصی امداد کا ۹۱ء۸۲ فیصد یا کُل امداد کا ۴۸ء۴۸ فیصد) پادریوں سے متعلق معاملات، دینیاتی معلّموں کی تیاری، عمارتوں کی تعمیر و مرّمت، ڈایوسیسی تنظیم وغیرہ پر خرچ ہوا۔

Holy Childhood Society کے سیکرٹری فادر جولیو بوٹیا نے اپنی سالانہ رپورٹ میں بتایا کہ مئی ۱۹۹۴ء تک ان کی تنظیم کی جانب سے "عالمی فنڈ" میں حسبِ ذیل رقوم دی گئیں۔

افریقہ	۶۷۸، ۴۷، ۱ڈالر
شمالی امریکہ	۴۱، ۷۴، ۱۴ڈالر
وسطی و جنوبی امریکہ	۰۱۲، ۷۹، ۲ڈالر
ایشیا	۹۹۰، ۸۶، ۸ڈالر
یورپ	۷۴۱، ۳۶، ۰۹، ۱ڈالر
آسٹریلیا و ملحقہ جزائر	۰۷۷، ۴۷، ۲ڈالر
میزان	۲۵۹، ۷۲، ۳۹، ۱ڈالر

[اعداد و شمار میں جہاں ڈالروں کے ساتھ سینٹ بتائے گئے ہیں، پچاس یا اس سے زیادہ سینٹ کو ایک ڈالر بنا دیا گیا ہے اور ۵۰ سینٹ سے کم کسر کو حذف کر دیا گیا ہے۔]

فادر بوٹیا نے جرمنی کے قومی دفاتر کا بطورِ خاص شکریہ ادا کیا جن کا مالی تعاون بیس لاکھ ڈالر تھا۔
(کرسچن - مسلم ریلیشنز نیوزلیٹر، لیسٹر، شمارہ ۴، ۱۹۹۴ء)

ایشیا

ملائیشیا: مسیحی برادری کے بارے میں ایک مسیحی فاضل کا نقطۂ نظر

ڈاکٹر پیٹرک سُکھدیو مشرقی لندن میں سینٹ اینڈریوز چرچ کے پادری اور ۱۹۸۰ء میں قائم کیے گئے بین الاقوامی ادارہ برائے مطالعۂ اسلام اور مسیحیت" کے ڈائریکٹر ہیں۔ یہ ادارہ اسلامی سرگرمیوں اور ان کی پیش رفت پر نظر رکھتا ہے، نیز لندن میں مسیحی مبشّرین کے لیے چار ہفتوں کے ایک اقامتی

کورس کا اہتمام کرتا ہے۔ جس کے بعد یہ تربیت یافتہ مبشّرین مختلف ممالک میں تبشیر کے لیے بھیجے جاتے ہیں۔

جریدہ "کرسچن ہیرلڈ" (لندن) میں ڈاکٹر سکھدیو نے ملائشیا کے بارے میں ایک طویل مقالہ لکھا ہے۔ ذیل میں ہم ملائشیا کی مسیحی آبادی کے بارے میں ان کے خیالات پیش کرتے ہیں۔ مقالے کے ابتدائی چند اقتباسات میں ملائشیا کے دستور کی روشنی میں آبادی کی نسل تقسیم اور ملے (زبان اور لوگوں) کے خصوصی درجے کی وضاحت کی گئی ہے۔ ان کے الفاظ میں "نفاذِ اسلام کے باعث زندگی کے مختلف میدانوں میں مسیحیوں اور دوسرے غیر مسلموں کے خلاف امتیازی سلوک برتا جانے لگا ہے۔ سرکاری اسکولوں میں لازمی مضامین میں واضح، اگرچہ غیر محسوس، اسلامی عنصر موجود ہے۔ یونیورسٹی سطح کے تمام طالب علموں کو اسلامی تہذیب کا کورس لازماً پڑھنا ہے۔" جناب سکھدیو کا کہنا ہے کہ حکومت کے زیر اثر ذرائع ابلاغ تک مسیحیوں کو بمشکل رسائی حاصل ہے۔ حالانکہ پریس میں وہ اکثر تنقید کا نشانہ بنتے ہیں۔ مزید برآں سال بھر میں کرسمس کے موقع پر صرف ایک مسیحی ٹیلی وژن پروگرام کی اجازت ہے مگر "اس میں بھی یسوع کا نام نہیں لیا جا سکتا"۔

"غیر مسلموں کے لیے یہ بہت مشکل ہے کہ اپنی عبادت گاہوں اور قبرستانوں کے لیے جگہ حاصل کر سکیں اور عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی اجازت حاصل کر لیں۔ درخواستوں پر عمل درآمد میں کئی برس گزر جاتے ہیں اور کسی فیصلہ پر پہنچنے سے پہلے اسلامی مذہبی اُمور کے محکمے سے ان کی منظوری لازمی ہوتی ہے"۔ اس صورتِ حال میں مسیحی اکثر گھروں اور گوداموں میں یک جا ہونے پر مجبور ہیں۔ اس پر مستزاد ملائشیا کی زیادہ تر ریاستوں میں قومی زبان یعنی "ملے" کے بعض مذہبی الفاظ و تراکیب استعمال کرنے کی مسیحیوں کو عام اجازت نہیں۔ ان ممنوع الفاظ میں "اللہ"، "انجیل" "ایمان" اور عربی زبان کے تیس دوسرے الفاظ و تراکیب ہیں "جو خصوصی طور پر اسلامی سمجھے جاتے ہیں اور اگر یہ الفاظ و تراکیب غیر مسلم استعمال کریں تو الجھاؤ پیدا ہوگا" [شاید اُس الجھاؤ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا رہا ہے جو بہت سے مسلمان ممالک میں (Contextual Approach) سے پیدا ہوتا ہے۔]

"انڈونیشی زبان اور ملے کی لسانی مماثلت کے سبب انڈونیشیا سے مسیحی کتابیں درآمد کرنے پر بھی پابندی ہے۔ اس سے ملائشیا کے چرچ پر سخت اثرات پڑتے ہیں کیونکہ ملے زبان کی نسبت انڈونیشی زبان میں بہت زیادہ مسیحی لٹریچر دستیاب ہے"۔ ڈاکٹر سکھدیو کے مطابق ۱۹۸۱ء میں انڈونیشی زبان کی بائبل پر جو پابندی عائد کی گئی تھی" ۱۹۸۲ء میں جزوی طور پر اٹھالی گئی تھی۔ مسیحیوں کو یہ بائبل رکھنے کی اجازت مل گئی تھی مگر غیر مسیحیوں کو یہ بائبل رکھنے کی اجازت نہ تھی۔ مسلمانوں کو حلقۂ مسیحیت میں داخل کرنا غیر قانونی فعل ہے"۔ [لیکن مسیحی کھلم کھلا چینی آبادی کو حلقۂ مسیحیت میں لانے کے لیے کام کر رہے ہیں جس سے مستقبل میں ملک کی آبادی کا مذہبی توازن خراب ہو سکتا

ہے۔]

نفاذِ شریعت کے مسئلے کی طرف آتے ہوئے جناب سکھدیو نے لکھا ہے کہ "ریاست کیلانتان نے اسلامی ریاست کی جانب بہت تیزی سے پیش قدمی کی ہے۔ یہ پہلے ہی شراب نوشی اور جنسی بے راہ روی کے ارتکاب پر شرعی سزائیں نافذ کر چکی ہے"۔ مثال کے طور پر ۱۹۹۲ء میں کیلانتان کے وزیرِ اعلیٰ نے مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کے لیے شرعی قانون نافذ کرنے کے اپنے ارادے کا اظہار کیا تھا۔ فی الوقت یہ وفاقی دستور کے خلاف اقدام ہے "لیکن ریاست کیلانتان کی اسمبلی نے ۱۹۹۳ء میں مسوّدہ قانون منظور کر لیا جو اسلامی شریعت پر مبنی ہے اور اس میں سنگساری اور تصلیب [؟] کی سزائیں بھی شامل ہیں۔ اب وہ وفاقی دستور میں ترمیم چاہتے ہیں تاکہ مسوّدہ قانون کو قانونی شکل مل سکے۔"

جناب سکھدیو ریاست "صباح" کا ذکر بھی کرتے ہیں جو ملائشیا میں مسیحی تعلقات کے حوالے سے ایک اور اہم ریاست ہے۔ ان کے الفاظ میں ۱۹۸۵ء اور ۱۹۹۴ء کے درمیانی عرصے میں ملائیشیا کی تمام ریاستوں میں صباح اس لحاظ سے بے مثال تھی کہ "یہاں ایک مسیحی جورف پیرن کیتن گان حکمران تھا۔ کیتن گان ایک مقامی قبیلے کا فرد ہے اور مذہباً رومن کیتھولک ہے۔ کثیر نسلی جماعت یونائیٹڈ صباح پارٹی کا رہنما ہے۔ "لیکن "فروری ۱۹۹۴ء میں ریاستی انتخابات میں کیتن گان کو صرف دو نشستوں کی برتری حاصل رہ گئی۔ (یونائیٹڈ صباح پارٹی کی ۲۵ نشستیں اور حزبِ اختلاف باریسان نیشنل کی ۲۳ نشستیں تھیں۔) مگر بعض لوگوں نے جو یونائیٹڈ صباح پارٹی کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے، رقم لے کر وفاداریاں بدل لیں اور باریسان نیشنل کو اکثریت حاصل ہو گئی ... اس طرح صباح کی وہ بے مثال حیثیت ختم ہو گئی جو اسے ایک مسیحی حکمران کے باعث حاصل تھی۔ یہ سب کچھ ریاست اور وفاقی حکومت کے درمیان تناؤ کو ظاہر کرتا ہے، نہ کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان تناؤ کو۔ مگر اس صورت حال کو ملائیشیا میں نفاذِ اسلام کی طرف ایک مزید قدم ہی سمجھا جا سکتا ہے۔" (بہ شکریہ کرسچن۔ مسلم ریلیشنز نیوز لیٹر، لیسٹر)

یورپ

برطانیہ: دنیا بھر کے پاکستانی مسیحیوں کی کانفرنس مانچسٹر میں ہو گی

پاکستان یونائیٹڈ کرسچین آرگنائزیشن یو۔ کے کے سربراہ جارج فیلکس نے پاکستانی مسیحیوں کے مسائل پر بین الاقوامی کرسچین کانفرنس طلب کر لی ہے جارج فیلکس نے بتایا کہ یہ کانفرنس فروری کے وسط میں مانچسٹر میں ہو گی جس میں پاکستانی وفد کی قیادت فیصل آباد کے رومن کیتھولک بشپ